صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 31۔ اگست 2015ء

روزنامہ (1913ء سے جاری شدہ) FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 31۔ اگست 2015ء 15 ذیقعد 1436 ہجری 31 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 198

وقف زندگی

وقف کرنا جاں کا ہے کسب کمال
جو ہو صادق وقف میں ہے بیمثال
چمکیں گے واقف کبھی مانند بدر
آج دنیا کی نظر میں ہیں ھلال

(کلام محمود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو......

(اشاعت) سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔

اگر اسی طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلدی (دعوت) ہو سکتی ہے مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشا کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں۔ تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گزر کر لیتے تھے۔

تمام ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں۔ میرے نزدیک یہ مدرسہ یا کالج وغیرہ کا بنانا اول سلسلہ کی مضبوطی پر موقوف ہے۔ اول چاہئے کہ سلسلہ میں ایسے لوگ ہوں جو سلسلہ کی ضروریات کی مدد کرنیوالے ہوں جب سلسلہ کی ضروریات مثل لنگر وغیرہ ہی پوری نہیں ہوتیں تو اور کاموں میں بہت توجہ کرنا بھی بے فائدہ ہے۔ اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے''۔

(الحکم 6 جون 1908ء صفحہ 5)

مدرسہ کی حالت دیکھ کر دل پارہ پارہ اور زخمی ہو گیا۔ علماء کی جماعت فوت ہو رہی ہے۔ مولوی عبدالکریم کی قلم ہمیشہ چلتی رہتی تھی۔ مولوی برہان الدین فوت ہو گئے۔ اب قائم مقام کوئی نہیں۔ جو عمر رسیدہ ہیں ان کو بھی فوت شدہ سمجھئے۔ دوسرا جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تقویٰ ہو۔ اس کی تخم ریزی نہیں۔ یہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ورنہ اچھے آدمی مفقود ہو رہے ہیں۔ آریہ زندگی وقف کر رہے ہیں۔ یہاں ایک طالب علم کے منہ سے بھی نہیں نکلتا۔

ہزار ہا روپیہ قوم کا جو جمع ہوتا ہے وہ ان لوگوں کے لیے خرچ ہوتا ہے جو دنیا کا کیڑا بنتے ہیں۔ یہ حالت تبدیل ہو کر ایسی حالت ہو کہ علماء پیدا ہوں۔ علم دین میں برکت ہے۔ اس سے تقویٰ حاصل ہوتی ہے۔ بغیر اس کے شوخی بڑھتی ہے۔ نبوی علم میں برکات ہیں۔

لوگ جو روپیہ بھیجتے ہیں لنگر خانہ کے لیے یا مدرسہ کے لیے۔ اس میں اگر بے جا خرچ ہوں تو گناہ کا نشانہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تدبیر کرنے والوں کی قسم کھائی ہے۔ فالمدبرات امرا (النزعت:6) میں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت سمجھتا ہوں جو دین کی خدمت کریں۔ میرے نزدیک زبان دانی ضروری ہے۔ انگریزی پڑھنے سے میں نہیں روکتا۔ (الحکم 8 جنوری 1909ء صفحہ 12)

عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ:

''علاوہ آمد پر چندے کے اور وصیت وغیرہ کے مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں ان میں سے ایک مستقل تحریک، تحریک جدید کی بھی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کی تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ تحریک کی اس کا بہت بڑا مقصد ہندوستان سے باہر دنیا میں (دعوت دین حق) تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہترین نتائج نکلے اور آج احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 193 ممالک میں یا تو اچھی طرح قائم ہو چکی ہے ایسے پودے لگے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی صحت کے ساتھ پروان چڑھ رہے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل 22 دسمبر 2009ء)

جلسہ سالانہ لندن مورخہ 22/اگست 2015ء دوسرے دن کے خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے احباب کرام نے سنا کہ اب جماعت احمدیہ 207 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور یہ سلسلہ لحظہ بہ لحظہ ترقی پذیر ہے۔ لیکن اس کے لئے ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ ہم اس مہم یعنی تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر اپنی قربانیاں خدا کے حضور پیش کرتے چلے جائیں۔

پس مورخہ 4 تا 13 ستمبر 2015ء عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید منایا جائے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے جلد از جلد ٹارگٹ کے مطابق سو فیصد چندہ تحریک جدید وصولی کر کے مرکز بجھوائیں۔ تمام ذیلی تنظیمیں بھی بھرپور انداز میں اپنا کردار ادا کریں اور وصولی تحریک کریں۔ نیز عہدیداران سے 20 ستمبر تک اپنی مساعی کی رپورٹ وکالت مال اول کو بھجوانے کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

☆.......................☆.......................☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مشعل راہ

بحیثیت سربراہ مرد کو چاہئے کہ اپنے گھر پر نظر رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جولائی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ اور مرد اپنے اہل پر نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا اور فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب الجمعہ فی القریٰ والمدن)

تو اس روایت میں مختلف طبقوں کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ اپنے اپنے ماحول میں نگران ہیں۔ لیکن اس وقت میں کیونکہ مردوں کے بارے میں ذکر کر رہا ہوں اس لئے اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ عموماً اب یہ رواج ہو گیا ہے کہ مرد کہتے ہیں کیونکہ ہم پر باہر کی ذمہ داریاں ہیں، ہم کیونکہ اپنے کاروبار میں اپنی ملازمتوں میں مصروف ہیں اس لئے گھر کی طرف توجہ نہیں دے سکتے اور بچوں کی نگرانی کی ساری ذمہ داری عورت کا کام ہے۔ تو یاد رکھیں کہ بحیثیت گھر کے سربراہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے گھر کے ماحول پر بھی نظر رکھے، اپنی بیوی کے بھی حقوق ادا کرے اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرے، انہیں بھی وقت دے ان کے ساتھ بھی کچھ وقت صرف کرے چاہے ہفتہ کے دو دن ہی ہوں، ویک اینڈز پر جو ہوتے ہیں۔ انہیں (بیت الذکر) سے جوڑے، انہیں جماعتی پروگراموں میں لائے، ان کے ساتھ تفریحی پروگرام بنائے، ان کی دلچسپیوں میں حصہ لے تاکہ وہ اپنے مسائل ایک دوست کی طرح آپ کے ساتھ بانٹ سکیں۔ بیوی سے اس کے مسائل اور بچوں کے مسائل کے بارے میں پوچھیں، ان کے حل کرنے کی کوشش کریں۔ پھر ایک سربراہ کی حیثیت آپ کو مل سکتی ہے۔ کیونکہ کسی بھی جگہ کے سربراہ کو اگر اپنے دائرہ اختیار میں اپنے رہنے والوں کے مسائل کا علم نہیں تو وہ کامیاب سربراہ نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے بہترین نگران وہی ہے جو اپنے ماحول کے مسائل کو بھی جانتا ہو۔ یہ قابل فکر بات ہے کہ آہستہ آہستہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اپنی ذمہ داریوں سے اپنی نگرانی کے دائرے سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں یا آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور اپنی دنیا میں مست رہ کر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو مومن کو، ایک احمدی کو ان باتوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہونا چاہئے۔ مومن کے لئے تو یہ حکم ہے کہ دنیاداری کی باتیں تو الگ رہیں، دین کی خاطر بھی اگر تمہاری مصروفیات ایسی ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تم نے مستقلاً اپنا یہ معمول بنا لیا ہے، یہ روٹین بنالی ہے کہ اپنے گرد و پیش کی خبر ہی نہیں رکھتے، اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، اپنے ملنے والوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، اپنے معاشرے کی ذمہ داریاں نہیں نبھاتے تو یہ بھی غلط ہے۔ اس طرح تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ معیار حاصل کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔

(روزنامہ الفضل 21 ستمبر 2004ء)

جشن 75 سالہ کا پیغام اور انصار اللہ کا عزم

ہم مسیحا کے ہیں انصار زہے عزّ و شرف
ہم محبت کے علمدار زہے عزّ و شرف

ہم نے ورثہ میں رفیقوں کی ہے شفقت پائی
رنگِ تقویٰ سے نکھاری ہوئی صحبت پائی

ہم نے پہلوں میں محبت کی ادائیں دیکھیں
اپنے اسلاف کی جاں باز وفائیں دیکھیں

ان بزرگوں کی عبادت کو بھی دیکھا ہم نے
جاگتی شب کی ریاضت کو بھی دیکھا ہم نے

علم و ایمان و عمل اور دعاؤں کے سفیر
عاشقِ صوم و صلوٰۃ اور وفاؤں کے اسیر

علم قرآں کو بہرگام عمل میں ڈھالا
اور جو حکم مسیحا بھی سنا، کر ڈالا

نور سے نور کیا حلیہ و ہیئت اپنا
معتبر رکھتے تھے وہ وعدۂ بیعت اپنا

ہم نے یہ ان کی نصائح میں سنا ہے اکثر
خادمِ دین ہوا جو بھی، ہوا ہے افسر

راہِ خیرات میں تھے تیز قدم وہ چلتے
کبھی گھبراتے نہ تھکتے، نہ کہیں وہ رکتے

انہی خیرات کی راہوں پہ ہی چلنا ہے ہمیں
اور خلافت کے حسیں سائے میں بڑھنا ہے ہمیں

اپنی نسلوں کو بھی یہ ڈھنگ سکھانے ہیں ہمیں
ان میں طاعت کے سبھی رنگ سجانے ہیں ہمیں

آج لندن سے محبت کا سلام آیا ہے
آج ہم سب کو یہ دلبر کا پیام آیا ہے

اپنے اسلاف کا ہر نام ہے کرنا بالا
یہ ہی کہتا ہے ہمیں جشن پچھتر سالہ

ضیاء اللہ مبشر

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

پہلا اسلامی علمبردار اور عاشق رسولؐ حضرت حمزہؓ

نام ونسب

حضرت حمزہؓ خاندان قریش کے معزز اور صاحب وجاہت نوجوان تھے۔سردار قریش عبدالمطلب کے صاحبزادے اور رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے۔آپ کی والدہ ہالہ بنت اُھیب بنو زھرہ قبیلہ سے تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کی چچازاد بہن تھیں۔حضرت حمزہؓ رسول کریمؐ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ثُوَیبہ لونڈی نے دونوں کو دودھ پلایا تھا۔

حضرت حمزہؓ رسول اللہ ﷺ سے دو یا چار سال قبل پیدا ہوئے۔اور آنحضرتؐ کے دعویٰ نبوت کے بعد ابتدائی پانچ سالوں میں دارارقم کے زمانہ میں اسلام قبول کرنے کی توفیق پائی۔

(الاصابہ جزنمبر 2ص 37)

قبول اسلام

حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام کا واقعہ بھی دلچسپ ہے۔ یہ ابتدائی مکی دور کی بات ہے وہ زمانہ مسلمانوں کیلئے سخت ابتلاؤں اور مصائب کا زمانہ تھا جس میں نبی کریم ﷺ کی ذات بھی کفار کے مظالم سے محفوظ نہ تھی۔ایک روز تو بدبخت ابوجہل نے حد ہی کردی۔کوہ صفا کے نزدیک آنحضرتؐ کو دیکھ کر سخت مشتعل ہوا اور گالی گلوچ کے بعد ایذاء دہی پر اتر آیا۔آپؐ کو ذلت اور کمزوری کے طعنے دیتا رہا اور دست درازی کی۔رسول کریم ﷺ نے یہ سب کچھ خاموشی اور صبر سے برداشت کیا اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔اتفاق سے عبداللہ بن جدعان کی لونڈی یہ سارا واقعہ دیکھ رہی تھی۔ابوجہل تو سیدھا خانہ کعبہ چلا گیا۔تھوڑی دیر بعد حضرت حمزہؓ تیر کمان اٹھائے شکار سے واپس لوٹے۔وہ بڑے ماہر تیرانداز اور شکار کے بہت شوقین تھے۔ بالعموم شکار سے واپس آکر وہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے پھر کچھ دیر سرداران قریش کی مجلس میں بیٹھتے اور گھر واپس آتے۔اس روز کوہ صفا کے پاس پہنچے ہی تھے کہ عبداللہ بن جدعان کی لونڈی نے رسول کریم ﷺ کی مظلومیت کا یہ واقعہ بڑے درد سے سنایا اور کہا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کے بھتیجے محمدؐ کے ساتھ ابوالحکم بن ہشام نے جو ظالمانہ سلوک کیا کاش آپ اسے دیکھتے تو آپ کو ضرور ان پر ترس آتا۔اس نے حضورؐ کو یہاں بیٹھے دیکھا تو آپؐ کو گالیاں دینی شروع کردیں اور جسمانی اذیت پہنچائی اور (حضرت) محمدؐ نے جواب میں کچھ بھی تو نہ کہا۔یہ سن کر حضرت حمزہؓ کا خون کھولنے لگا وہ اسی وقت سیدھے خانہ کعبہ پہنچے اور طیش میں آکر اپنی کمان ابوجہل کے سر پر دے ماری اور اسے کہنے لگے کہ تم آنحضرتؐ کو برا بھلا کہتے اور ان پر ظلم کرتے ہو تو سن لو آج سے میں بھی اس کے دین پر ہوں اور آپؐ کا مسلک میرا مسلک ہے اگر ہمت ہے تو مجھے اس دین سے لوٹا کر دکھاؤ۔ابوجہل اس حملے سے کچھ زخمی بھی ہو گیا تھا، بنومخزوم کے بعض لوگ اس کی مدد کے لئے اٹھے لیکن ابوجہل نے انہیں روک دیا کہ مبادا اس سے کوئی بڑا فتنہ پیدا ہو۔

حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام کے بعد قریش نے سمجھ لیا کہ اب مسلمان مضبوط ہو گئے ہیں اور وہ کچھ عرصہ ایک حد تک مسلمانوں کی ایذاء رسانی سے رکے رہے۔

(مجمع الزوائد جلد 9ص 267، سیرت ابن ھشام جلد نمبر2ص 48)

ہجرت مدینہ اور پہلے اسلامی علمبردار

حضرت حمزہؓ نے دیگر مسلمانوں کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور پہلے کلثومؓ بن ہدم کے مکان پر اور پھر سعدؓ بن خیثمہ کے ہاں قیام کیا۔مکہ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ کو حمزہؓ کا اسلامی بھائی بنایا تھا۔مدینہ میں بھی یہ رشتہ اخوت قائم رہا۔غزوۂ احد پر جاتے ہوئے حضرت حمزہؓ نے حضرت زیدؓ کے حق میں وصیت فرمائی تھی۔

(ابن سعد جلد نمبر3ص 9)

مدینہ میں قریش کی نقل وحرکت اور ریشہ دوانیوں سے باخبر رہنے کے لئے نبی کریم ﷺ کو مہمات کی ضرورت پیش آئی جن میں حضرت حمزہؓ کو غیر معمولی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔چنانچہ اسلام کی پہلی مہم آپ کی سرکردگی میں ساحل سمندر کی طرف بھجوائی گئی تھی جس کا مقصد ابوجہل کی سرکردگی میں شام سے آنے والے قریش کے قافلہ کی نقل وحرکت کا جائزہ لینا تھا جو تین صد سواروں پر مشتمل تھا۔اس مہم میں تیس صحابہؓ حضرت حمزہؓ کی کمان میں تھے۔اسی طرح اسلام کا پہلا جھنڈا بھی حضرت حمزہؓ کو ہی عطا کیا گیا۔غزوۂ بنوقینقاع میں بھی اسلام کے علمبردار حضرت حمزہؓ ہی تھے۔

(ابن سعد جلدنمبر 3ص 9,10)

خودداری اور دعا کی برکت

ہجرت مدینہ کے بعد دیگر مسلمانوں کی طرح حضرت حمزہؓ کے مالی حالات بھی دگرگوں تھے۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ ایک روز انہی ایام میں حضرت حمزہؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کوئی خدمت میرے سپرد فرما دیجئے تا کہ ذریعہ معاش کی کوئی صورت بھی پیدا ہو۔نبی کریم ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ آپ کے اقارب اس تنگی کے زمانہ میں مسلمانوں پر بوجھ ہوں۔آپؐ نے حضرت حمزہؓ سے فرمایا کہ ’’اپنی عزت نفس قائم اور زندہ رکھنا زیادہ پسند ہے یا اسے مار دینا۔‘‘ حضرت حمزہؓ نے عرض کیا’’میں تو اسے زندہ رکھنا ہی پسند کرتا ہوں۔‘‘ آپؐ نے فرمایا’’پھر اپنی عزت نفس کی حفاظت کرو گویا محنت وغیرہ کے ذریعہ سے کام لو۔‘‘

(مسند احمد جلد نمبر 2ص 175)

نبی کریم ﷺ نے اس دور میں آپ کو دعاؤں پر زور دینے کی بھی تحریک فرمائی اور بعض خاص دعائیں سکھائیں۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ اس دعا کو لازم پکڑو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَرِضْوَانِکَ الْاَکْبَرِ۔یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے اسم اعظم (سب سے بڑے نام) کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری سب سے بڑی رضامندی چاہتا ہوں۔

(اصابہ جز نمبر 2ص 37)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت حمزہؓ کو دعاؤں پر کتنا ایمان اور یقین تھا اور کیوں نہ ہوتا جبکہ ان دعاؤں ہی کی برکت سے بظاہر اس تہی دست اور تہی دامن مہاجر کو اللہ تعالیٰ نے گھر بار اور ضرورت کا سب کچھ عطا فرمایا کچھ عرصہ بعد حضرت حمزہؓ نے بنی نجار کی ایک انصاری خاتون خولہؓ بنت قیس کے ساتھ شادی کی۔نبی کریم ﷺ ان کے گھر میں حضرت حمزہؓ سے ملاقات کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔حضرت خولہؓ بعد میں نبی کریم ﷺ کی اس دور کی محبت بھری باتیں سنایا کرتی تھیں۔فرماتی تھیں ایک دفعہ آنحضرتؐ ہمارے گھر تشریف لائے میں نے عرض کیا اے خدا کے رسولؐ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ کو حوض کوثر عطا کیا جائے گا جو بہت وسعت رکھتا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا’’ہاں یہ سچ ہے۔اور یہ بھی سن لو کہ مجھے عام لوگوں سے کہیں زیادہ تمہاری قوم انصار کا اس حوض سے سیراب ہونا پسند ہے۔‘‘ خولہؓ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی تواضع کرتے ہوئے اپنا وہ برتن جس میں کھانا یا شائد کچھ میٹھا تیار کیا گیا تھا۔رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گرم گرم پیش کردیا۔رسول اللہؐ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا تو گرم کھانے سے آپ کا ہاتھ جل گیا۔اس پر آپؐ نے فرمایا’’خوب!‘‘ پھر فرمانے لگے کہ’’انسان کا بھی عجیب حال ہے اگر اسے ٹھنڈک پہنچے تو بھی کہتا ہے خوب ہے اور اگر گرمی پہنچے تو بھی ایسا ہی اظہار کرتا ہے‘‘۔(مسند احمد جلدنمبر2ص 410)

اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کے صبر ورضا کی وہ خاص کیفیت ظاہر ہوتی ہے جو عام لوگوں میں پائی نہیں جاتی۔

غزوہ بدر میں بہادری

حضرت حمزہؓ بڑے قدآور وجیہہ اور بہادر نوجوان تھے اور انہی صفات سے آپ اپنے ماحول میں پہچانے جاتے تھے۔حضرت حمزہؓ کی شجاعت اور بہادری کے جوہر اسلامی غزوات میں خوب کھل کر سامنے آئے۔حضرت علیؓ غزوہ بدر کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اس میں کفار کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ تھی۔رات بھر رسول اللہ ﷺ خدا کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور تضرعات میں مصروف رہے۔جب کفار کا لشکر ہمارے قریب ہوا اور ہم ان کے سامنے صف آرا ہوئے تو ناگاہ ایک شخص پر نظر پڑی جو سرخ اونٹ پر سوار تھا اور لوگوں کے درمیان اس کی سواری چل رہی تھی۔رسول کریم ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے علی حمزہ جو کفار کے قریب کھڑے ہیں انہیں بلا کر پوچھو کہ یہ سرخ اونٹ والا ان سے کیا کہہ رہا ہے۔پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ان لوگوں میں کوئی شخص انہیں خیر بھلائی کی نصیحت کرسکتا ہے تو وہ سرخ اونٹ والا شخص ہے۔ اتنی دیر میں حضرت حمزہؓ بھی آگئے۔انہوں نے آکر بتایا کہ وہ سرخ اونٹ والا شخص عتبہ بن ربیعہ تھا جو کفار کو لڑائی سے منع کر رہا تھا۔جس کے جواب میں ابوجہل نے اسے کہا کہ تم تو بزدل ہو اور لڑائی سے ڈرتے ہو۔عتبہ نے جوش میں آکر کہا کہ آج دیکھتے ہیں بزدل کون ہے؟ پھر عتبہ نے مسلمانوں کو دعوت مبارزت دیتے ہوئے کہا کہ کوئی ہے جو دست بدست جنگ میں میرا مقابلہ کرے۔اب انصار مدینہ کی وفا کا بھی امتحان تھا اور انہوں نے جو عہد اپنے پیارے آقا سے باندھا تھا آج اس کی خوب لاج رکھی اور سب سے پہلے انصار عتبہ کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھے۔ (مسند احمد جلد نمبر 1ص 117)

عتبہ کے ساتھ اس کا بھائی شیبہ اور بیٹا ولید بھی تھا جب انصار ان کے مقابلے میں آئے تو عتبہ نے پوچھا تم کون لوگ ہو انہوں نے بتایا ہم انصار مدینہ ہیں۔عتبہ کہنے لگا ہمیں تم سے کچھ غرض نہیں۔ہم تو اپنے قبیلے کے لوگوں سے لڑنے کیلئے آئے ہیں۔ اس موقع پر ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قائدانہ بصیرت،کمال دانش مندی اور عالی حوصلگی کا

مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً اپنے عزیز و اقارب کو مقابلہ پر آنے کے لئے حکم فرمایا تو سب سے پہلے حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ کا نام لیا۔ آپؐ نے فرمایا اے حمزہ کھڑے ہو جاؤ اور اے علی! اٹھو، اے عبیدہ! آپ مقابلے کے لئے نکلو۔ حضرت حمزہؓ ارشاد رسول ﷺ کی تعمیل میں عتبہ کے مقابلے میں آگے بڑے اور اسے وہیں ڈھیر کر دیا۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی المبارزہ)

حضرت ابوذرؓ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ حضرت حمزہؓ اور ان کے ساتھیوں نے جس شان کے ساتھ اس دعوت مبارزت کا جواب دیا تھا۔ اس کی طرف اشارہ کلام الٰہی میں بھی ہے کہ یہ دو قسم کے مدمقابل ہیں جو خدا تعالیٰ کی ذات کے بارہ میں برسرپیکار تھے۔

(بخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جھل)

حضرت حمزہؓ کی بہادری کا یہ عالم تھا کہ غزوہ بدر میں کفار میں دہشت ڈالنے کے لئے آپ نے شترمرغ کا ایک پر کلغی کی طرح اپنی پگڑی میں سجا رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ ہر جگہ نمایاں نظر آتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے کہ امیہ بن خلف نے مجھ سے پوچھا کہ یہ شترمرغ کی کلغی والا شخص بدر میں کون تھا میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے چچا حمزہ ن عبدالمطلب۔ وہ بولے یہی وہ شخص ہے جو ہم پر عجیب طرح تباہی و بربادی لے کر ٹوٹ پڑا تھا۔

(ابن سعد جلد 3 ص 10، مجمع الزوائد جلد 6 ص 81)

چنانچہ سر ولیم میور نے بھی اپنی کتاب لائف آف محمد میں اس کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ حضرت حمزہؓ نے اس روز خوب بہادری کے جوہر دکھائے۔ یہ بہادر سورما جدھر کا رخ کرتا ادھر موت کو بکھیرتا جاتا۔ بدر میں قید ہونے والے مشرک قیدیوں نے بھی گواہی دی کہ ہمارے لشکر کا سب سے زیادہ نقصان اس شترمرغ کی کلغی والے شخص یعنی حضرت حمزہؓ نے کیا ہے۔

(اسد الغابہ فی جلد 2 ص 46 بیروت)

غزوہ احد میں شجاعت

غزوہ احد میں بھی حضرت حمزہؓ نے شجاعت کے کمالات دکھائے۔ آپ کی یہ بہادری قریش مکہ کی آنکھوں میں سخت کھٹکی تھی۔ یوں بھی غزوہ بدر میں حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں قریش کا سردار طعیمہ بن عدی مارا گیا تھا۔ اس کے عزیزوں نے اپنے غلام وحشی سے یہ وعدہ کیا کہ اگر تم ہمارے چچا کے بدلے حمزہ کو قتل کر دو تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ غزوہ احد میں سب سے پہلے مشرکین قریش کے نمائندے سباع بن عبد العزیٰ نے دست بدست جنگ کی دعوت دی۔ سب سے پہلے خدا کا شیر حمزہؓ ہی اس کے مقابلے کے لئے آگے بڑھا اور اسے مخاطب کر کے کہا "اے سباع! ختنے کرنے والی ام انمار کے لڑکے! کیا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہو کر آیا ہے" اور پھر پوری قوت سے اس پر حملہ آور ہو کر اس کا کام تمام کر دیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزہ)

الغرض احد میں عام لوگ ایک ایک تلوار سے لڑ رہے تھے مگر حضرت حمزہؓ کے ہاتھ میں دو تلواریں تھیں اور وہ آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر آپؐ کا دفاع کر رہے تھے اور یہ نعرہ بلند کر رہے تھے کہ میں خدا کا شیر ہوں۔ کبھی آپ دائیں اور بائیں حملہ آور ہوتے تو کبھی آگے اور پیچھے۔ اس حال میں آپ نے تیس کفار کو ہلاک کیا۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں جنگ احد میں جب اچانک حملہ سے لوگ پسپا ہوئے اور اس دوران میں نے حضرت حمزہؓ کو فلاں درخت کے پاس دیکھا۔ آپؓ کہہ رہے تھے میں اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر ہوں۔ اے اللہ! ان دشمنوں نے جو کچھ کیا میں اس سے براءت کا اظہار کرتا ہوں اور مسلمانوں کی پسپائی کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اچانک ایک موقعہ پر آپ کو ٹھوکر لگی اور آپ پشت کے بل گر گئے۔ وحشی آپ کی تاک میں تھا اسی وقت وہ آپ پر حملہ آور ہوا۔ (ابن سعد جلد نمبر 3 ص 12، مستدرک حاکم جلد 3 ص 199 و اصابہ جز نمبر 2 ص 37)

وحشی کا اپنا بیان ہے کہ میں ایک چٹان کے پیچھے چھپ کر حمزہؓ پر حملہ کرنے کی تاک میں تھا جونہی وہ میرے قریب ہوئے میں نے تاک کر انہیں نیزہ مارا جو ان کی ناف میں سے گزرتا ہوا پشت سے نکل گیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزہؓ)

نعش کی بے حرمتی

عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ھندہ نے اپنے باپ کا انتقام لینے کیلئے (جو بدر میں حضرت حمزہؓ کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا تھا) یہ نذر مان رکھی تھی کہ مجھے موقع ملا تو میں حمزہ کا کلیجہ چباؤں گی۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد اس نے واقعی ایسا کیا اور حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبا چبا کر پھینک دیا۔

(ابن سعد جلد نمبر 3 ص 12)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد کے بعد ابوسفیان نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر باواز بلند یہ اعلان کیا کہ "آج بدر کے دن کا بدلہ ہم نے لے لیا ہے اور تم کچھ نعشوں کا مثلہ کیا ہوا دیکھو گے، اگرچہ میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا لیکن یہ بات مجھے کوئی ایسی بری بھی نہیں لگی۔"

(مسند احمد جلد نمبر 1 ص 463 بیروت)

چنانچہ جب حضرت حمزہؓ کو دیکھا گیا تو ان کا کلیجہ نکال کر چبایا گیا تھا۔ نبی کریمؐ اس حال میں جب حضرت حمزہؓ کی نعش پر آ کر کھڑے ہوئے تو فرمانے لگے۔ "اے حمزہ! تیری اس مصیبت جیسی کوئی مصیبت مجھے کبھی نہیں پہنچے گی۔ میں نے اس سے زیادہ تکلیف دہ منظر آج تک نہیں دیکھا" پھر آپؐ نے فرمایا "جبرائیل نے آ کر مجھے خبر دی ہے حمزہ بن عبدالمطلب کو سات آسمانوں میں 'اللہ اور اس کے رسول کا شیر' لکھا گیا ہے۔"

(ابن ھشام جلد نمبر 3 ص 171)

آپؐ نے حضرت حمزہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا "اللہ کی رحمتیں تجھ پر ہوں جہاں تک میرا علم ہے آپ بہت ہی صلہ رحمی کرنے والے اور نیکیاں بجا لانے والے تھے اور آج کے بعد تجھ پر کوئی غم نہیں۔"

(منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند جلد 5 ص 169 ابن سعد جلد نمبر 3 ص 13)

یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے دن حمزہؓ شہداء کے سردار ہوں گے۔ میں نے فرشتوں کو حمزہ کو غسل دیتے دیکھا ہے۔

(منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند جلد 5 ص 169 ابن سعد جلد نمبر 3 ص 16)

حضرت علیؓ اور زبیرؓ متذبذب تھے کہ حمزہؓ کی بہن صفیہؓ کو اس اندوہناک صدمے کی اطلاع کیسے کی جائے تب رسول کریم ﷺ نے حضرت صفیہؓ کے صبر کیلئے دعا کی چنانچہ انہوں نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا۔ (ابن سعد جلد نمبر 3 ص 14)

حضرت حمزہؓ کا کفن

حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن جنگ کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک عورت بڑی تیزی سے شہداء کی نعشیں دیکھنے کیلئے جا رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے پسند نہ فرمایا کہ وہ عورت یہ وحشت ناک منظر دیکھے اور ارشاد فرمایا کہ اسے روکو۔ زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غور سے دیکھا میری والدہ صفیہ تھیں۔ میں دوڑتے ہوئے ان کے شہداء تک پہنچنے سے پہلے ان تک پہنچ گیا۔ وہ ایک تنومند بہادر خاتون تھیں مجھے دیکھتے ہی دھکا دے کر پیچھے ہٹا دیا اور کہا پیچھے ہٹو میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی۔ میں نے عرض کیا کہ خدا کے رسول ﷺ نے آپ کو روکنے کے لئے فرمایا ہے۔ زبیرؓ کہتے ہیں تب وہ وہیں رک گئیں اور دو چادریں جو اپنے ساتھ لائیں تھیں نکال کر مجھے دیں اور کہنے لگیں یہ دو کپڑے میں اپنے بھائی حمزہؓ کے کفن کے لئے لائی ہوں، ان میں اسے کفن دینا۔ ہم ان چادروں میں حمزہؓ کو کفن دینے لگے۔ تو اچانک ہماری نظر حمزہؓ کے پہلو میں پڑے ہوئے اپنے ایک مسلمان انصاری بھائی پر پڑی جو جنگ میں شہید ہوا تھا اور اس کی نعش کا بھی مثلہ کیا ہوا تھا۔ ہمیں اس بات سے بہت حیاء آئی کہ ہم حمزہؓ کو تو دو چادروں کا کفن دیں اور انصاری کو بے کفن ہی دفن کر دیں۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ ایک چادر سے انصاری کو کفن دیتے ہیں۔ اب مشکل یہ آن پڑی کہ ایک چادر بڑی تھی اور ایک چھوٹی تھی چنانچہ ہم نے قرعہ ڈالا اور جس کے قرعہ میں جو چادر نکلی اس میں اس کو کفن دیا۔

(مسند احمد جلد نمبر 1 ص 117)

کفن کے بعد نبی کریمؐ نے سب سے پہلے حضرت حمزہؓ کے لئے دعائے مغفرت کی۔

(ابن سعد جلد نمبر 3 ص 11)

حضرت حمزہؓ کے ساتھ ایک انصاری کا جنازہ رکھا گیا تھا۔ پھر ان کو اٹھا کر ایک اور میت کو ان کے پہلو میں رکھا گیا اور نبی کریم ﷺ ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہے۔ پھر ان کو اٹھا کر ایک اور میت کو حمزہؓ کے پہلو میں رکھا گیا اور نبی کریم ﷺ ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہے۔ اس طرح اس روز ستر مرتبہ رسول کریم ﷺ نے دعائے مغفرت کی اور حضرت حمزہؓ کی میت ہر دفعہ رسول اللہؐ کے سامنے رہی۔

(مسند احمد جلد نمبر 1 ص 3,4)

رسول اللہ ﷺ کے چچا اور مسلمانوں کے اس بہادر سردار حضرت حمزہؓ کی تدفین جس بے کسی اور کسمپرسی کے عالم میں ہوئی۔ صحابہؓ بڑے دکھ کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جس چادر میں حمزہؓ کو کفن دیا گیا تھا وہ اتنی چھوٹی تھی کہ سر کو ڈھانکتے تھے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے جب پاؤں پر ڈالتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ بعد میں فراخی کے دور میں حضرت خبابؓ وہ تنگی کا زمانہ یاد کر کے کہا کرتے تھے کہ حضرت حمزہؓ کا کفن ایک چادر تھی وہ بھی پوری نہ ہوتی تھی چنانچہ سر کو ڈھانک کر پاؤں پر گھاس ڈالی گئی تھی۔ (مسند احمد جلد 2 ص 396)

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کا بھی اسی قسم کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ روزہ سے تھے افطاری کے وقت پر تکلف کھانا پیش کیا گیا جسے دیکھ انہیں عسرت کا زمانہ یاد آ گیا اور کہنے لگے حمزہؓ ہم سے بہتر تھے مگر انہیں کفن کی چادر بھی میسر نہ آ سکی تھی، اب یہ آسائشیں دیکھ کر اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ہمارے اجر ہمیں اسی دنیا میں تو نہیں دے دیئے گئے۔ یہ کہہ کر رونے لگے اور کھانا ترک کر دیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذالم یوجد الثوب)

حضرت حمزہؓ کی شہادت کا غم اور دعائے رسول ﷺ

حضرت حمزہؓ کی جدائی مسلمانوں کے لئے یقیناً ایک بہت بڑا صدمہ تھا لیکن غزوۂ احد میں تو ستر انصاری اور مہاجر شہید ہوئے تھے۔

(ابن سعد جلد 3 ص 17)

اور یوں انصار مدینہ کے گھروں میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر

باقی صفحہ 5 پر

مکرم ڈاکٹر الطاف قدیر صاحب

بہار اردو کے جہان نو۔نئی جہات

ادب کے نوبیل انعام یافتہ کے لیکچر 2008ء میں اردو کا ذکر

7 دسمبر 2008ء کو ادب کے نوبیل انعام کے لیکچر میں اردو کا ذکر کیسے آیا! نوبیل انعام حاصل کرنے والے Jean-Marie Gustave le Clezio نے اپنے لیکچر میں ادب کی بعض شخصیات کا نام لے کر انہیں اپنے اعزاز کے ساتھ یاد رکھا اور اس میں اردو کی ایک شخصیت قرۃ العین حیدر اپنی تحریر آگ کا دریا کے حوالے سے یاد کی گئیں۔

تفصیل کے لئے ویب لنک ہے۔

http://www.nobelprize.org/nobel_prizes/literature/laureates/2008/clezio-lecture _en.html

مشہور زمانہ رسالے ٹائم نے لکھا ہے کہ:

"Can 2 billion people be wrong? The music, movies and literature of South Asia are the most popular in the world. Now America is falling under their spell".

(TIME, Canadian Edition, May 2004. pp.34)

آج دنیا میں ایجادات اور تخلیقات کے نئے افق ابھر رہے ہیں۔ انسان کس طرح سیکھتا، سمجھتا اور عملی روپ کی منزلوں پر گامزن ہوتا ہے، از خود مضامین کو مضامین سے ملا کر کئی رموز جاننے کے لئے تحقیق کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ مضامین کو مضامین کی وسعتوں سے ملانا یا Transdisciplinary طریق کو اپنانا بھی ایک موثر راستے کے طور پر ماہرین کے سامنے آیا ہے۔ اب لسانیات، ادب، آرٹ، ریاضی، سائنس اور ٹیکنالوجی کا سنگم ہمیں نت نئی ایجادات، مثلاً انٹرنیٹ اور سیل فون وغیرہ سے جا ملاتا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ معلومات کی ترسیل کا گویا ایک بگ بینگ (Big Bang) ہوا اور بہت سے عوامل ایک نئے ارتقاء کی راہ پر ہیں۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کارل بینڈکٹ فرے اور مائیکل اوزبورن کا اندازہ ہے کہ آئندہ چند دہائیوں میں قریباً 47 فیصد مزید پیشوں کو انٹرنیٹ کے محور پر لایا جاسکے گا (تفصیل کے لئے The Economist June 28, 2014) دنیا کے نئے موسم کیا ہوں گے، زندگی کے نئے انداز اپنے ساتھ کیا پیغام لائیں گے۔ دیکھئے کیا اور کیسے، تبدیلی کے نئے زمانے لائیں گے۔ یونہی خیال ابھرتا ہے، کہیں مشاعروں میں www کی صدا بھی نہ سننے لگے۔ یعنی واہ، واہ، واہ کو اختصار سے کہنے لگیں www اردو زبان کی بعض وسعتوں کو دیکھتے ہوئے حضرت خواجہ میر درد کی یہ تحریر یاد آتی ہے کہ:

''اے اردو گھبرانا نہیں تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے خوب پھلے پھولے گی تو پروان چڑھے گی ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قرآن حدیث تیری آغوش میں آکر آرام کریں گے بادشاہی قانون اور حکیموں کی طبابت تجھ میں آجائے گی اور تو سارے ہندوستان کی زبان مانی جائے گی''۔ (میخانہ درد ص 153)

اردو زبان پر بھی نئی ایجادات کے اثرات اور تحقیقات کے نئے دریچے کھلنے لگے ہیں۔ لسانیات اور کمپیوٹر کے ملاپ سے ایک نئے مضمون کی صبح ہوئی جسے اب Computational Linguistics کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بہت سے ممالک اس نئے مضمون کی مدد سے اپنی زبان پر تحقیق کے کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ کارپس (Corpus) سے وابستہ لسانیات پر تحقیق کے علم میں اس زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ کا ایک ذخیرہ یا بینک مخصوص ترتیب کے ساتھ بنا لیا جاتا ہے۔ پھر الفاظ کے مختلف انداز میں استعمال کی شرح کا شماریاتی تجزیہ کیا جاتا ہے جو لسانی ترتیب کے نقوش اور سانچے سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ مثال کے طور پر کون سے الفاظ کہاں زیادہ استعمال ہوتے ہیں اور کہاں کم۔ اب تو انگریزی زبان میں Collocations Dictionary بھی منظر عام پر آ گئی ہے۔

اردو زبان کے بارے میں لسانیات کے ان نئے انداز تحقیق سے فائدہ اٹھانے کا کام بعض اداروں میں دلچسپی کا باعث بنا ہے تاہم ابھی نئی منزلوں کے لئے جدو جہد کا مزید سفر ہونا ہے۔ جرمنی کی کانسٹینس یونیورسٹی (University of Konstanz) میں ParGram کے نام سے ایک بڑا تحقیقی پروجیکٹ جاری ہے جس میں اردو کے بارے میں اہم اور دلچسپ تحقیق کا کام ہوا ہے۔ اسی طرح جنوبی ایشیا میں بھی اس سمت تحقیق کا رجحان رفتہ رفتہ بڑھ رہا ہے۔

اردو کے بارے میں تحقیقی کام مغربی ممالک کی جامعات میں بھی کئی انداز سے جاری ہے۔ جاپان کی ٹوکیو یونیورسٹی میں اردو سٹڈیز کا شعبہ بھی قائم ہے۔ اس شعبہ کی ویب سائٹ پر ہندی اور اردو کے بارے میں درج ہے کہ یہ دنیا کی تیسری سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔ اس سے پہلے چینی زبان اور انگریزی زبان کا نمبر ہے (ویب سائٹ پر جب دیکھا گیا یہ معلومات اس بنا پر ہے) ویسے بعض اور موازنوں میں زبانوں کے زیادہ بولنے والوں کی تعداد میں قدرے فرق بھی ہوسکتا ہے۔

کینیڈا کی میکگل یونیورسٹی (McGill University) میں بھی اردو چیئر (Urdu Chair) قائم ہے۔ کینیڈا ہی کی ٹورانٹو یونیورسٹی کے مسی ساگا کیمپس میں بھی اردو زبان کو کچھ عرصہ قبل شامل کیا گیا ہے۔ برطانیہ کی لندن یونیورسٹی میں جنوبی ایشیا کے شعبے (SOAS) میں بھی اردو کے بارے میں تدریس اور تحقیق کا شعبہ لمبے عرصہ سے موجود ہے۔ امریکہ کی شکاگو یونیورسٹی اور ٹیکساس یونیورسٹی (آسٹن) میں بھی اردو کا شعبہ قائم ہے۔ فن لینڈ کی ہیلسنکی یونیورسٹی میں ورلڈ کلچر کے شعبہ کی ویب سائٹ کے صفحہ اول پر اردو اخبار کا عکس شائع کیا گیا ہے۔ انٹرنیٹ کے سمندر میں دنیا کی اور بہت سی جامعات میں اردو کے بارے میں کئی علمی اور تحقیقی کام تلاش کئے جاسکتے ہیں۔

اردو اور ہندی کے الفاظ، آکسفورڈ کے انگریزی لغات میں بھی بتدریج بڑھ رہے ہیں۔ 1901ء سے لے کر 2002ء تک کے دس ایڈیشن کے بارے میں یہ تحقیق جرمنی کی Heidelberg University ہائیڈل برگ یونیورسٹی سے شائع ہوئی ہے۔ اس سو سال کے عرصہ میں اردو/ ہندی کے بعض الفاظ کا انگریزی میں معنی بتانے کا انداز بھی بعض اعتبار سے قدرے بدل گیا ہے۔ اس تحقیق میں زبانوں میں الفاظ کے باہم سفر کا بھی ذکر ہے۔ زبانیں زبانوں سے بھی الفاظ حاصل کرتی ہیں اور لسانی تبدیلیوں کا عمل جاری رہتا ہے۔ اس تحقیق کو پڑھنے کے لئے یہ لنک ہے۔

http://archiv.ub.uni-heidelberg.de/savifadok/volltexte/2011/1896

بہار اردو کے جہان نو جابجا رنگ لئے ہیں۔ اگر سب اردو کے چاہنے والے اپنے حلقہ اثر میں اردو کے عالمی فروغ اور اسے سماجی سطح پر مقتدر مقام دلوانے کے لئے قطرہ قطرہ دریا بن جائیں تو بہار اردو کے جہان نو میں نئی بہاریں آجائیں۔ ع

دل دعا کا ہو سمندر چاندنی ہوں دھڑکنیں

اردو ادب نے کن صدیوں اور کن ملکوں کا سفر کیا ہے اور آئندہ کس نہج پر عالمی رنگ میں بہتر تخلیقی کام ہوسکتے ہیں اس بارے میں مختلف مضامین کو مضامین سے ملا کر بعض نئی منزلیں مل سکتی ہیں۔ اردو کے علمی، ادبی اور تحقیقی کاموں کو فروغ دینے کے لئے عالمی سطح پر کوئی انٹرنیشنل سنٹر قائم ہو جو جملہ کاوشوں کو حقیقی طور پر مربوط کر کے بہار اردو کے جہان نو سجادے۔ ع

کبھی ہیں خواب حقیقت کبھی حقیقت خواب

✿✿✿✿✿✿

بقیہ از صفحہ 4 حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

بقیہ از صفحہ 4

کمال حکمت عملی اور علم النفس کے باریک نکتہ سے انصار مدینہ کو ان کے اپنے صدمے بھلا کر ان کے رخ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے عظیم قومی صدمے کی طرف موڑ دیئے اور پھر اپنے صبر کا نمونہ دکھاتے ہوئے انہیں نہایت خوبصورت انداز میں صبر کی تلقین بھی فرمادی۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب احد سے واپس لوٹے تو آپ نے سنا کہ انصار کی عورتیں اپنے خاوندوں پر روتی اور بین کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ''کیا بات ہے؟ حمزہؓ کو کوئی رونے والا نہیں۔'' انصار کی عورتوں کو پتہ چلا کہ وہ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر بین کرنے کے لئے اکٹھی ہوگئیں۔ تب نبی کریم ﷺ نے ان کو ہدایت فرمائی کہ ''وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے کا ماتم اور بین نہ کریں۔'' (مسند احمد جلد 2ص 84)

اس طرح آنحضرت ﷺ نے نہایت پُرحکمت طریق سے انصار کی عورتوں کے جذبات کا بھی خیال رکھا اور انہیں اپنے خاوندوں اور بھائیوں کی جدائی پر ماتم سے روکنے کی بجائے حضرت حمزہؓ کے عظیم اور قومی صدمہ کی طرف توجہ دلائی جس کا سب سے بڑھ کر غم آپؐ کو تھا اور پھر حمزہؓ پر ماتم اور بین نہ کرنے کی تلقین فرما کر اپنا نمونہ پیش کر کے انہیں صبر کی موثر تلقین فرمائی۔

جہاں تک حضرت حمزہؓ کی جدائی کے غم کا تعلق ہے وہ آنحضرت ﷺ کو آخر دم تک رہا۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ کا قاتل وحشی جب طائف کے سفارتی وفد میں شامل ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا تو حضورؐ نے اس سے پوچھا کہ تمہارا نام وحشی ہے اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا ''تم نے حضرت حمزہؓ کو قتل کیا تھا۔'' وحشی نے عرض کیا کہ یہ بھی درست ہے۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے صرف اتنا فرمایا کہ ''کیا یہ ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آیا کرو'' (کہ تمہیں دیکھ کر مجھے اپنے محبوب چچا کی یاد آئے گی)

(بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزہؓ)

بوقت شہادت حضرت حمزہؓ کی عمر انسٹھ سال تھی

(ابن سعد جلد 3ص 10)

رسول اللہ نے خدا اور اس کے رسول کے شیر کا خطاب دیا اور بلاشبہ وہ اس لائق تھے جیسا کہ کعبؓ بن مالک نے ان کی شہادت پر اپنے مرثیہ میں کہا تھا ''میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور حمزہؓ کی موت پر انہیں رونے کا بجا طور پر حق بھی ہے مگر خدا کے شیر کی موت پر رونے دھونے اور چیخ و پکار سے کیا حاصل ہوسکتا ہے وہ خدا کا شیر حمزہؓ کہ جس صبح وہ شہید ہوا دنیا کہہ اٹھی کہ شہید تو یہ جواں مرد ہوا ہے''۔ اور آج ہمارے دل کی یہ آواز ہے۔

شہید حق کی نعش پہ نہ سر جھکا کے روئیے
وہ آنسوؤں کو کیا کرے لہو سے منہ جو دھو چکا

اے خدا کے شیر! اے شہید حق و صداقت آپ پر سلام، ہزاروں سلام!

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119971 میں ظفر احمد باجوہ

ولد غلام رسول باجوہ قوم پیشہ زراعت عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 79 شمالی ضلع و ملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) گائے 80 ہزار روپے (2) مکان 10 مرلہ 12 لاکھ روپے (3) نقدی 10 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔اور مبلغ 80 ہزار روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ظفر احمد باجوہ گواہ شد نمبر 1۔اکبر علی باجوہ ولد غلام قادر باجوہ گواہ شد نمبر 2۔فراز احمد باجوہ ولد روؤف احمد باجوہ

مسل نمبر 119972 میں عبد المجید

ولد عبد الحمید قوم آ ئیں پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان 5 مرلہ 40 لاکھ روپے (2) موٹر سائیکل 30 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔عبد المجید۔گواہ شد نمبر 1۔محمد نصیب بشارت ولد محمد حیات گواہ شد نمبر 2۔منصور سعید ولد سعید احمد

مسل نمبر 119973 میں صبا رحیم

زوجہ رحیم الدین احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجر خان ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ انگوٹھیاں 2 عدد 3.2 گرام 12 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔ صبا رحیم گواہ شد نمبر 1۔رحیم الدین احمد ولد فضل احمد شاہد گواہ شد نمبر 2۔فضل محمد امین ولد جمال الدین

مسل نمبر 119974 میں چوہدری عظمت اللہ

ولد چوہدری عزیز احمد قوم آرائیں پیشہ وکیل عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 جولائی 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان (شیئر 30 فیصد) 16 مرلہ (2) کار 15 لاکھ روپے (3) کار مہران 3 لاکھ 50 ہزار روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ 80 ہزار روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔چوہدری عظمت اللہ گواہ شد نمبر 1۔مظفر منیر احمد ولد چوہدری خورشید احمد گواہ شد نمبر 2 ۔چوہدری وجاہت اللہ ولد چوہدری عزیز احمد

مسل نمبر 119975 میں عاقب رفیق

ولد محمد رفیق قوم اعوان پیشہ ملازمتیں عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 11 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عاقب رفیق گواہ شد نمبر 1۔فرقان اعظم ولد چوہدری نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 ۔ چوہدری عبد القدیر ولد صوبیدار عبد الوہاب

مسل نمبر 119976 میں مدثر احمد

ولد مظفر احمد قمر قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 راگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔مدثر احمد گواہ شد نمبر 1 ۔احمد جمال ولد خواجہ محمد یوسف گواہ شد نمبر 2۔رمیز احمد ولد محمد منیر چوہدری

مسل نمبر 119977 میں عدنان منیر احمد

ولد رضوان منیر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 راکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عدنان منیر احمد گواہ شد نمبر 1 ۔راضوان منیر احمد ولد ڈاکٹر نذیر احمد گواہ شد نمبر 2۔محمد عمران ولد ڈاکٹر نذیر احمد

مسل نمبر 119978 میں مہ جبین

زوجہ سید ارشاد احمد قوم . . . . پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 مئی 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 3 تولہ 1 لاکھ 38 ہزار روپے (2) حق مہر 25 ہزار روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔مہ جبین گواہ شد نمبر 1۔رانا فیاض احمد ولد رانا محمد اعجاز علی گواہ شد نمبر 2۔نبیل احمد ولد شکیل احمد

مسل نمبر 119979 میں اسماء مناہل

بنت چوہدری عظمت اللہ قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 جولائی 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور 1 تولہ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔اسماء مناہل گواہ شد نمبر 1۔مظفر منیر احمد ولد چوہدری خورشید احمد گواہ شد نمبر 2۔ چوہدری وجاہت اللہ ولد چوہدری عزیز احمد

مسل نمبر 119980 میں انمول عمران

زوجہ عمران طیب قوم....پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 3.5 تولہ 1 لاکھ 50 ہزار روپے (2) حق مہر 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔انمول عمران گواہ شد نمبر 1۔عمران طیب ولد صادق مجید اللہ گواہ شد نمبر 2۔ارسلان قمر ولد صادق مجید اللہ

مسل نمبر 119981 میں بینش نگار

بنت عبد المجید قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔بینش نگار گواہ شد نمبر 1۔محمد نصیب بشارت ولد محمد حیات گواہ شد نمبر 2۔منصور سعید ولد سعید احمد

مسل نمبر 119982 میں ناہیدہ ناصرہ

زوجہ محمد قدیر ناصر قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرکنہ ضلع و ملک چکوال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 1 لاکھ روپے (2) زیور 5 تولہ 2 لاکھ 30 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ناہیدہ ناصر گواہ شد نمبر 1۔مبشر احمد شاہد ولد ماسٹر رشید احمد راشد گواہ شد نمبر 2 ۔محمد قدیر ناصر ولد محمد شریف اعوان

☆......☆......☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی عزیزہ نائلہ طارق صاحبہ بنت مکرم طارق محمود ظفر صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے امسال 2015ء او لیول (O Level) کے امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے *2A، 5A اور 2B لے کر کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ نائلہ طارق صاحبہ مکرم حاجی عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی سلام ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزہ کیلئے اور جماعت کیلئے مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

کامیابی

مکرم صباحت احمد باجوہ صاحب معلم سلسلہ وقف جدید R-170/10 ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ منزہ رشید صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب R-170/10 ضلع خانیوال نے میٹرک کے امتحان میں 1100 میں سے 931 نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 170/10R میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

کرکٹ ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو آل ربوہ کرکٹ ٹورنامنٹ مورخہ 28 جولائی تا 27/اگست 2015ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ کل 53 ٹیموں نے حصہ لیا۔ ان کو 13 گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے مرحلہ میں ناک آؤٹ سسٹم پر ہر ٹیم کے تین تین میچز ہوئے۔ کل 100 میچز ہوئے جو گھڑ دوڑ گراؤنڈ اور گراؤنڈ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں ہوئے۔ فائنل میچ میں نصیر آباد غالب نے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو شکست دے کر یہ ٹورنامنٹ اپنے نام کیا۔ مورخہ 27/اگست کو گھڑ دوڑ گراؤنڈ میں فائنل میچ کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم نعمان احمد چیمہ صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد مکرم عطاء الحق عمار صاحب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے انعامات تقسیم کئے، نصائح کیں اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

پروگرام یوم آزادی پاکستان

(مجلس نابینا ربوہ)

مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم نعیم طاہر سون صاحب نے پاکستان کے قیام کی جدوجہد میں حضرت مصلح موعود کے کردار کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پھر مکرم حفیظ احمد جج صاحب نے یوم آزادی کے حوالے سے ترانہ پیش کیا اس کے بعد شرکاء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی اور تقریب کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

سانحہ ارتحال

مکرم قدرت اللہ ایاز صاحب ملواکی امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم مودود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ملواکی مورخہ 28 جون 2015ء کو ملواکی میں بعمر 66 سال وفات پا گئے۔ آپ عرصہ تین سال سے کینسر کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ مورخہ 3 جولائی کو مکرم فرحان ربانی صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم مربی صاحب نے ہی کروائی۔ مرحوم کو لمبا عرصہ بطور زعیم انصاراللہ و سیکرٹری جائیداد خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ مکرمہ ناصرہ فوزیہ صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب امریکہ، دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ سلطان احمد صاحب درویش قادیان کے پوتے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

سانحہ ارتحال

مکرم وقاص احمد طور صاحب اکاؤنٹنٹ مال وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خالو مکرم ٹھیکیدار منور احمد فاروقی صاحب ابن مکرم مبارک احمد فاروقی صاحب دارالشکر شمالی ربوہ مورخہ 21/اگست 2015ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ 1942ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں قیام کیا۔ ربوہ کے ابتدائی ایام میں آپ اپنے والدین کے ہمراہ خیموں میں رہے۔ 1958ء میں آپ نے پاکستان ایئر فورس میں بطور ٹیکنیشن ملازمت اختیار کی۔ 1971ء میں آپ نے پاکستان ایئر فورس کی ملازمت اس لئے چھوڑ دی کہ آپ کو بیٹی کی وفات پر چھٹی نہیں مل رہی تھی۔ اس کے بعد آپ نے بطور ٹھیکیدار اپنے کام کا آغاز کیا۔ اور 2010ء تک اس فیلڈ سے منسلک رہے۔ اسی سال آپ کو فالج کا حملہ ہوا اور کچھ عرصہ چلنے پھرنے سے قاصر رہے اور آپ کا دایاں حصہ متاثر ہوا۔ بڑے صبر کے ساتھ اس بیماری کا مقابلہ کیا اور کچھ عرصہ کے بعد آپ چلنے پھرنے لگے۔

آپ کو جماعت کے متعدد تعمیراتی پراجیکٹس پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں بیوت الحمد کے ابتدائی کوارٹرز، دارالیمن غربی میں غرباء کے کوارٹرز، تحریک جدید کے کوارٹرز، دفتر جلسہ سالانہ کے پراجیکٹس، خلافت لائبریری، قصر خلافت اور دیگر جماعتی اداروں کے علاوہ ربوہ میں متعدد بیوت الذکر کی تعمیر کی بھی آپ کو توفیق ملی۔ نظامت جائیداد کے بھی کئی پراجیکٹس پر آپ کو کام کرنے کا موقع ملا۔ مرحوم بہت ہی شفیق اور نیک انسان تھے۔ ہمارے ساتھ آپ کا بہت ہی پیار کا تعلق تھا۔ ہمیشہ اپنے بچوں کے ساتھ ہماری بھی ضرورتوں کا خیال رکھا اور کبھی ہم میں اور اپنے بچوں میں فرق نہیں کیا۔ باوجود بیماری کے نمازوں پر باقاعدگی سے خود چل کر جاتے۔ خلافت سے گہری محبت تھی خطبات باقاعدگی کے ساتھ سنتے آپ کو 3 خلفاء سے ملاقات کا موقع ملا جبکہ موجودہ حضور سے خلافت سے پہلے کئی بار ملاقات کا موقع ملتا رہا۔ مورخہ 22/اگست 2015ء کو آپ کی نماز جنازہ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے بعد از نماز مغرب وعشاء محلہ دارالشکر شمالی میں پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ امینہ خانم صاحبہ، دو بیٹے مکرم مظفر احمد فاروقی صاحب، مکرم فاتح احمد فاروقی صاحب دارالشکر شمالی ربوہ اور ایک بیٹی مکرمہ منیرہ سبین خان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالشکور خان صاحب جرمنی کے علاوہ 4 پوتے، 2 پوتیاں اور 2 نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، مغفرت کا سلوک فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے، اپنے پیاروں کا قرب نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆............☆☆☆

قرارداد تعزیت

بروفات محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ

مورخہ 23/اگست 2015ء کو مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے غیر معمولی اجلاس میں محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔ جس میں محترم چوہدری صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور جماعتی خدمات کا تفصیلی ذکر کیا گیا۔ روزنامہ الفضل 17/اگست 2015ء کی اشاعت میں ان کا ذکر شائع کر چکا ہے۔ بعض مزید خدمات کا ذکر اس قرارداد کے حوالہ سے درج ذیل ہے۔

آپ شروع سے ہی ایک نمایاں طالب علم تھے انٹرمیڈیٹ کے علاوہ تمام امتحانات میں وظیفہ ملا۔ بی اے فلسفہ میں گورنمنٹ کالج لدھیانہ سے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ انگلش، فارسی اور اردو میں انعامات لیتے رہے۔ آپ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ 40-1939ء میں آپ کالج یونین کے صدر، کالج میگزین کے ایڈیٹر انچیف، اولڈ ہوسٹل کے پریفیکٹ، ایڈوائزری فنانشل بورڈ میں نمائندہ طلباء Philosophical سوسائٹی کے سیکرٹری اور سٹوڈنٹ لائبریرین رہے۔ آپ کو Badge of honour ملا۔

قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بطور مہتمم اطفال خدمت کی توفیق ملی۔ آپ ہر دلعزیز شخصیت کے مالک، وسیع العلم، عاجزی کے پیکر، نہایت شفیق اور نرم خو، بے حد مخلص اور عفو و درگزر کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 21/اگست کے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ قرارداد کے آخر پر لکھا ہے۔

ہم جملہ ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان و کارکنان تحریک جدید مکرم چوہدری محمد علی صاحب کے انتقال پر ملال پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، مرحوم کے جملہ پسماندگان اور جملہ احباب جماعت سے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس دیرینہ خادم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ ربوہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا	=/16,000 روپے
قربانی حصہ گائے	=/8,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

انناس

انناس نہ صرف ایک ذائقے دار پھل ہے۔ بلکہ کئی بیماریوں کے حملے سے بچانے کی قدرتی طاقت بھی رکھتا ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ انناس کھانے سے اندرونی چوٹوں اور زخم کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ انناس میں موجود اینزائم برومیلین اور اینٹی آکسیڈنٹ اور وٹامن سی کی موجودگی جگر اور معدے کے زخموں کو جلد بھرتی ہے۔ گلے کی سوزش اور آرتھرائٹس میں بھی یہ خوش ذائقہ پھل مفید ثابت ہوتا ہے۔ انناس میں وٹامن سی کی موجودگی قوتِ مدافعت میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ انناس کا متواتر استعمال بڑھاپے میں نظر کو درست رکھتا ہے۔

(جہان پاکستان 19 مارچ 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 31۔اگست

طلوع فجر	4:18
طلوع آفتاب	5:40
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:37

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

31۔اگست 2015ء

6:55 am	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2015ء اور تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
12:00 pm	حضور انور کا افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2015ء (نشر مکرر)
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9۔اکتوبر 2009ء
9:05 pm	راہ ہدیٰ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ہو تیرا ہی فضل خدایا
امپورٹڈ کاسمیٹکس۔ پرفیوم لیڈیز بیگ۔ جیولری کیلئے
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0333-9853345

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سیل سیل سیل
گرمیوں کی تمام زنانہ و مردانہ ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
تمام فینسی و بوتیک ورائٹی کے تشریف لائیں
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

ایک نام مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

فیوچر ریس سکول
فیوچر ریس سکول کو کوالیفائیڈ ٹیچرز۔ گیم ٹیچر ہیلپر اور آیا کی ضرورت ہے۔ جو سکول کی ڈسٹنگ اور صفائی بھی کر سکیں۔
برائے رابطہ: 0332-7057097 , 0476-213194

تاج نیلام گھر
کوئی بھی فالتو یا کارآمد چیز گھریلو یا دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
فون: 047-6212633
0321-4710021,0337-6207895

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345 / 0321 4866677
0333-6708024,042-37418584

FR-10